جناب جان محمد جان*

تذکرہ محبوبؐ کے دیار کا اضطراب فانیؔ بے قرار کا

اللہ تعالیٰ نے جسے بھی ایمان اور عقل وفہم کی دولت نصیب فرمائی ہے وہ یقین کے ساتھ جانتا ہے کہ عشقِ رسول ﷺ ایمان کی روح اور بنیاد ہے ......

محمدؐ کی محبت دینِ حق کی شرط اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

نبی کریم ﷺ کی محبت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ محبّ مخلص اور عاشق زار اکثر محبوب دو عالم ﷺ کا تذکرہ کر کے اپنے دل میں عشق کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کا سامان مہیا کرتا ہے حدیث شریف میں ہے جس کو جس چیز سے محبت ہوتی ہے وہ اکثر اسی کا ذکر کرتا ہے۔

حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی صاحبؒ بھی رسول اللہ ﷺ کے عاشق اور سچے محبّ تھے۔اس پر صرف چند ایک واقعہ نذرِ قارئین ہے، استاد محترم مولانا عبدالقیوم حقانی دسمبر ۲۰۰۹ء میں سفر حج پر تشریف لے گئے، واپسی پر ماہنامہ ''القاسم'' کے ادارتی تحریر میں سفرنامۂ حج تحریر فرمایا جسے دیکھ کر فانی صاحب کی آتشِ عشق بھی بھڑک اٹھی اور مولانا حقانی صاحب کے نام اپنے منظوم دلی تاثرات لکھ بھیجے۔منظوم تاثرات میں عشق رسولؐ ' دیار محبوب سے محبت' والہیت' وارفتگی' بے چینی اور بے قراری چھلکتی ہے اردو ادب' شعر ونظم اور تخیل کی بلند پروازیاں' ارباب فن جانتے ہیں ہم تو فانی صاحب کے ایک ایک شعر کے ساتھ وجد میں آتے اور بھڑک اٹھتے ہیں۔

برادرِ محترم ومکرم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

اُمید ہے مزاجِ گرامی بالخیر ہوں گے۔ ملاقات کے دوران ماہِ جنوری کے شمارۂ القاسم کا تذکرہ چھڑ گیا تھا، جیسا کہ راقم نے عرض کیا تھا کہ بندہ نے سرسری طور پر مضامین کے موضوعات اور عنوانات کا مطالعہ کیا ہے۔

---

* رکن القاسم اکیڈمی' جامعہ ابوہریرہ

ابھی بالاستیعات نہیں دیکھا ہے، واپسی پر پرچہ اُٹھایا، اور ادارتی تحریر جو کہ سفر حج کے متعلق ہے اس کا مطالعہ شروع کیا۔ واہ عقیدت ومحبت اور عشق و وارفتگی کی تسنیم وکوثر میں ڈوبی ہوئی ایک دلکش و دلربا اور حسین و دلنشین تحریر، جس سے مشامِ روح و جاں اور دل و دماغ معطر ہوئے بلکہ دل ناصبور کو جذب و کیف اور دنیائے وجد وشوق کی پُر بہار وادی میں پہنچا دیا۔ پرنم آنکھوں اور اشک آلودہ نین سے اسی تحریر دلپذیر سے بصارت اور بصیرت کو ٹھنڈک پہنچا تا رہا۔ ماشاء اللہ اس کے پڑھنے سے دل پر جو روحانی کیفیت طاری ہوئی اور وجدان و ذوق نے جو طراوت اور بالیدگی محسوس کی وہ بیان سے باہر ہے بلاشبہ یہ تحریر ادبِ عالی کا ایک حسین مرقع و مرصع ہے اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ ...... ؎

تمام شب تری تحریر نے سونے نہ دیا
اسی کے کیف نے تاثیر نے سونے نہ دیا
عجب انداز میں یہ کیفیتِ قلب و جگر
وفورِ شوق کی تعبیر نے سونے نہ دیا
دلِ بے تاب کی وارفتگی کا حال نہ پوچھ
مقامِ عشق کی تفسیر نے سونے نہ دیا
ادبِ عالی کا فانیؔ یہی ہے تاج محل
مجھے اس شوکتِ تعبیر نے سونے نہ دیا

(القاسم فروری ۲۰۱۰ء، ص:۴۹)

☆ ☆ ☆

رہروانِ شوق ہے ہم رہنما ہو یا نہ ہو
منزل مقصود کا ہم کو پتہ ہو یا نہ ہو
(فانیؔ)

☆ ☆ ☆